الاستفتاء

السلام علیکم ورحمتہ اللہ ۔ اما بعد' گزارش ہے کہ میرے والد صاحب انشورنس کمپنی میں کام کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ انشورنس کی کمائی حرام ہے۔ میں نے والد صاحب کی کمائی سے کھانا کھانا چھوڑ دیا۔ علیحدہ کمائی کر کے اپنی کمائی سے بفضل اللہ حلال طیب پیسوں سے ہوٹل پر سے کھانا کھانے لگ گیا۔ میرے والد صاحب نے کہا کہ تم ہوٹل سے پیسے دے کر کھانا کھاتے ہو تم ہم سے ہی کھانا کھایا کرو اور ہر ماہ ہم کو پیسے دیا کرو۔ اس بارے میں بعض اہل علم سے استفسار کیا کہ میں ایسا کر سکتا ہوں تو انہوں نے کہا ایسا کرنا درست ہے۔ جناب محترم آپ برائے نوازش قرآن و سنت اور آثار صحابہ کی روشنی میں واضح فرمائیں کہ کیا ایسا طرز عمل درست ہے؟ حلال اور جائز ہے۔ ولائل بحوالہ تحریر کیجئے۔ جزاکم اللہ خیرا۔

سائل

خالد الطاف مکان نمبر ۹۷ خدا بخش روڈ عمر پارک عقب سوڈیوال کوارٹر۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوهاب۔ بلاشبہ انشورنس کی کمائی سود اور جوا کی قبیل سے ہے اور سود اور جوا قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ کے ساتھ حرام ہے۔ قرآن مجید میں سے ایک آیت بطور نمونہ مشتے از خروار سے یہ ہے۔ **یاایها الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه لعلکم تفلحون۔** (المائدہ ۹۰) مسلمانو! شراب اور جواء اور بتوں کے تھان اور پانسے (یہ سب) پلید ہیں شیطانی کام ان سے (یعنی ان سب پلید کاموں سے) بچے رہو۔ تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شراب اور جوئے کی حرمت کے سلسلے میں یہ آخری حکم ہے۔ جس کے بعد شراب اور جوا قطعی حرام قرار دیئے گئے اسی طرح سود کے حرام ہونے کی دلیل یہ ہے۔ **الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطن من المس ذالک بانهم قالو انما البیع مثل الربوا واحل الله البیع وحرم الربوا** (سورۃ البقرہ آیت ۲۷۶) جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ ("اپنی قبروں سے حشر کے دن") اس طرح سے اٹھیں گے جیسے وہ شخص اٹھتا ہے جس کو آسیب نے لپیٹ کے دیوانہ بنا دیا ہو۔ یہ (عذاب ان کو) اس وجہ سے ہو گا کہ وہ کہتے تھے کسی چیز کا فروخت کرنا بھی سود کی طرح ہے

اور اللہ نے خرید و فروخت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔

آیات مقدسہ سے معلوم ہوا کہ سود اور جوا کی کمائی قطعی حرام ہے اور انشورنس کی کمائی بھی سود ہے اور سود حرام ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے حلال اور طیب روزی کمانے اور کھانے کا حکم فرمایا ہے۔ **یا ایھا الذین امنوا کلوا من طیبت ما رزقنا کم واشکرو للہ ان کنتم ایاہ تعبدون۔** (البقرہ ۱۷۲) مسلمانوں جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں کھاؤ اور اللہ کا شکر بجا لاؤ اگر تم خاص اللہ ہی کی بندگی کا دم بھرتے ہو۔

اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اہل ایمان کو حلال اور پاکیزہ روزی کمانے اور کھانے کا حکم دیا ہے اور صحیح حدیث میں ہے **ان اللہ لا یقبل الا طیبا** مشکوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ طیب ہے اور طیب چیز کے بغیر کوئی چیز قبول نہیں فرماتا۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ حرام کمائی کرنے اور کھانے والے کی مفت میں دعوت کھانا بھی حرام فرمایا۔ **وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب** (المائدہ ۲) نیکی اور پرہیز گاری میں تعاون کرو اور گناہ اور ظلم میں مدد نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے۔

لہٰذا آپ اگر اپنے والد کی کمائی کا کھانا قیمتاً بھی کھائیں گے تو بھی درست اور جائز نہ ہو گا۔ کیونکہ اس طرح آپ ان کے شریک بن جائیں گے اور حرام کام میں شراکت بھی حرام اور ناجائز ہے۔ لہٰذا اس سے پرہیز لازم ہے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ میں تو قیمت دے کر کھاتا ہوں اور میرے پیسے حلال اور طیب ہیں تو جواب یہ ہے کہ جس طرح حرام مال کھانا حرام ہے اسی طرح حرام چیز کا خریدنا بھی حرام ہے۔ چنانچہ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حبس العنب ایام القطاف حتی یبیعہ لمن یتخذہ خمرا فقد تقحم النار علی بصیرۃ (رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد حسن۔ سبل السلام شرح بلوغ المرام کتاب البیوع باب النہی عن بیع العنب لمن یعلم انہ ـ تخذہ خمرا ج ۲ ص ۲۹) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص انگور کاٹنے کے موسم میں انگور نہ کاٹے تاکہ وہ شراب بنانے والے کا ہاتھ فروخت کرے تو وہ شخص جان بوجھ کر دوزخ کی آگ میں جا گھسا۔

صاحب سبل السلام اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں **اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان**

من حدیث بریدۃؓ بزیادتہ حتی یبیعہ من یہودی او نصرانی اومن یعلم انہ یتخذہ خمرا فقد تقحم فی النار علی بصیرۃ (سبل السلام ج ۲ ص ۲۹، ۳۰) یعنی امام بیہقی نے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں کہ جو شخص انگوروں کو کاٹنے کے دنوں میں بند رکھے یہاں تک کہ کسی یہودی و نصرانی یا اس شخص کے پاس فروخت کرے جس کے بارے میں اس کو علم ہے کہ وہ ان کی شراب بنائے گا تو اس نے دیدہ دانستہ اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دیا۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ حلال شیء کو ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرنا جائز نہیں جو اس کو حرام چیز میں تبدیل کر دے۔ لہٰذا اس حدیث کے مطابق اپنی حلال کمائی کے عوض میں حرام شیء لینا یا کھانا بطریق اولیٰ ناجائز اور حرام ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کرام نے چوروں اور ڈاکوؤں کا مال خریدنا ناجائز ٹھہرایا ہے۔ پس جب آپ انشورنس کی کمائی کو حرام سمجھتے ہیں تو پھر آپ کو کیا پڑی ہے کہ آپ اپنے حلال اور طیب پیسوں کے عوض اپنے والد کی حرام کمائی کا کھانا لے کر کھائیں۔ اس لئے تقویٰ اسی میں ہے کہ اپنا کھانا خود پکائیں یا پھر ہوٹل سے کھائیں۔ جن علماء نے اس کو جائز اور درست کہا ہے ان کا یہ فتویٰ مذکورہ مقدمہ اور حدیث کے سراسر خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو طیب اور حلال روزی کمانے اور کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محمد عبید اللہ خاں عفیف

مبعوث دار الافتاء الریاض

صدر مدرس دار الحدیث چینیانوالی

(عذاب